نعمت احمر کا قتل اور متضاد ردعمل

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر فیصل آباد کے دفتر میں عارضی طور پر تعینات ایک عیسائی استاد نعمت احمر کو ایک نوجوان طالب علم فاروق احمد نے ۶ جنوری کو چھری کے پے در پے وار کر کے قتل کر دیا۔ تفصیلات کے مطابق مقتول نعمت احمر چک نمبر ۲۴۲ ر۔ب دسوہہ میں تعینات تھا۔ اس کے بارے میں دسوہہ کے متعدد لوگوں نے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام کو درخواستیں دیں کہ نعمت احمر عقائد اسلام اور اکابرین اسلام کے بارے میں طلباء کے سامنے اکثر نامناسب ریمارکس دیتا ہے جس پر اس کے خلاف محکمانہ تحقیقات بھی ہو رہی تھی۔ اسی دوران میں نعمت احمر نے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام کو بھی مطلع کیا کہ اسے اپنی جان کا خوف ہے اس لیے دسوہہ سے اس کا تبادلہ کر دیا جائے۔" (روزنامہ پاکستان' لاہور۔ ۷ جنوری ۱۹۹۲ء)

چنانچہ سکول سے نعمت احمر کا تبادلہ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر فیصل آباد کے دفتر میں کر دیا گیا۔ ملزم فاروق احمد نے دفتر میں آ کر نعمت احمر کو قتل کر دیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر فاروق احمد کو گرفتار کر لیا۔

روزنامہ جنگ (کراچی) کے ایک قاری نے اپنے ردعمل کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے:

"واہ! سبحان اللہ فاروق بیٹے کے جذبہ ایمانی نے کروڑوں مسلمانوں کو ششدر کر دیا ہے کہ ابھی اس ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں جو ہمارے مذہب' قرآن' انبیائے کرام اور خاص طور پر رسول اکرم محمدؐ کی شان میں ذرا سی بھی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے اور گستاخی کرنے والے کو اپنی جان پر کھیل کر کیفرکردار تک پہنچا دیتے ہیں۔ اب جبکہ ملک میں توہین رسالت کی سزائے موت کا قانون بھی پاس ہو گیا ہے' میری وزیراعظم محمد نواز شریف' وزیراعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں اور خاص طور پر فیصل آباد کی انتظامیہ سے دردمندانہ اپیل ہے کہ اس کمسن طالب علم کے جذبہ ایمانی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کو پورا پورا تحفظ دیا جائے اور اس عظیم بچے کے خلاف کسی قسم کا مقدمہ درج نہ کیا جائے تاکہ اس کی تعلیم میں کسی طرح کی رکاوٹ نہ پیدا ہو۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک فاروق

کی عمر دراز کرے اور اس کو دنیا اور آخرت میں کامیابی عطا فرمائے (آمین)"

(روزنامہ جنگ' کراچی۔ ۱۱ جنوری ۱۹۹۲ء)

اس کے برعکس جناب جوزف فرانسس اور اقلیتی محاذ برائے مساوی حقوق کے صدر پطرس غنی نے نعمت احمر کے قتل کی شدید مذمت کی۔ ان کے الفاظ میں "یہ بنیادی انسانی حقوق کی سراسر خلاف ورزی ہے۔ حکومت نے اس قسم کے قانون بنائے ہیں کہ ملک میں اقلیتوں کو قطعاً" تحفظ حاصل نہیں۔" (روزنامہ مساوات' لاہور۔ ۱۳ جنوری ۱۹۹۲ء) انہوں نے مطالبہ کیا کہ "نعمت احمر کے قاتلوں کے خلاف ملک کی خصوصی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے اور مقتول کے خاندان کو معاوضہ ادا کیا جائے۔"

جیمز صوبے خان کی علامتی ہڑتال

پاکستان نیشنل کرسچن لیگ کے صدر جناب جیمز صوبے خان نے مسیحیوں کے مطالبات کی جدوجہد میں ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء کو پنجاب اسمبلی کے سامنے علامتی بھوک ہڑتال کی۔ ان کے خیال میں "اقلیتوں کے لیے جداگانہ طریق انتخاب کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مسیحی اقلیت کے لیے تمام سرکاری محکموں' نیم سرکاری اداروں' مشاورتی کونسلوں' ملازمتوں' داخلوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں دس فیصد کوٹہ مخصوص کیا جائے۔" جناب جیمز صوبے خان نے مزید کہا کہ "مسیحی برادری حق تلفیوں کا شکار ہے۔ انسانی بنیادی حقوق سے محروم اور عدم تحفظ کے شدید احساس میں مبتلا ہے۔" (روزنامہ مساوات' لاہور۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء)

غیر مسلم طلبہ و طالبات کے لیے وظائف

کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم مسیحی اور شیڈولڈ کاسٹس سے تعلق رکھنے والے طلبہ و طالبات کو سال ۹۲۔۱۹۹۱ء میں وظائف دینے کے لیے وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک لاکھ روپے کی رقم کی منظوری دی ہے۔ (روزنامہ پاکستان ٹائمز' اسلام آباد۔ ۷ جنوری ۱۹۹۲ء)